===

9

سیاسی حرکیات

(Political Dynamics)

(الف) رائے عامہ

(Public Opinion)

سوال: رائے عامہ کی تعریف کیجئے۔ اس کی خصوصیات اور اہمیت بیان کیجئے۔

جواب: تعارف: رائے عامہ سے مراد عوام کی رائے ہے۔ ایسی رائے جس کا تعلق شہریوں کی فلاح و بہبود سے ہے۔ جدید دور جمہوری دور ہے۔ جمہوریت کے فروغ کے ساتھ ساتھ رائے عامہ کی اہمیت میں بھرپور اضافہ ہوا ہے کیونکہ جمہوریت اور رائے عامہ کا آپس میں گہرا تعلق ہے' اسی لیے کوئی حکومت رائے عامہ کو نظر انداز کر کے کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتی۔

رائے عامہ کی تعریف

(Definition of Public Opinion)

مختلف سیاسی مفکرین نے اپنے اپنے انداز میں رائے عامہ کی تعریفیں کی ہیں۔ ذیل میں ہم چند اہم اور مقبول تعریفیں درج کرتے ہیں:

1- گیٹل (Gettle): ''جس چیز کو ہم رائے عامہ کہتے ہیں وہ اکثر نہ تو رائے ہوتی ہے اور نہ عامہ۔ درحقیقت یہ عوامی مسائل کے بارے میں ایک محدود طبقہ یا چند رہنماؤں کے خیالات ہوتے ہیں جنہیں دوسرے افراد اندھا دھند قبول کر لیتے ہیں۔''

2- کمبل ینگ (Kimball Young): ''رائے عامہ کسی مخصوص وقت پر عوام کی رائے پر مشتمل ہوتی ہے۔''

3- لوویل (Lowell): ''کسی رائے کے رائے عامہ ہونے کے لئے نہ اکثریت کافی ہے اور نہ ہی مکمل اتفاق ضروری ہے۔''

4- لارڈ برائس (Lord Bryce): ''رائے عامہ عوام کے ان خیالات اور عقائد کا مجموعہ ہے جو وہ قومی مسائل کو پیش نظر رکھ کر اختیار کرتے ہیں۔''

5- پروفیسر راجر سلطاؤ (Prof. Roger Soltau): ''رائے عامہ لوگوں کی وہ خواہش ہے جسے وہ عملی زندگی میں اپنانا چاہتے ہیں۔''

6- والٹر لپ مین (Walter Lippman): ''رائے عامہ انسانوں کے ذہنوں کی تصاویر کا نام ہے جو وہ اپنے اور دوسروں کے بارے میں ضروریات' اغراض و مقاصد اور باہمی تعلقات کے بارے میں رکھتے ہیں۔''

رائے عامہ کی خصوصیات

(Characteristics of Public Opinion)

اوپر لکھی گئی رائے عامہ کی مختلف تعریفوں کی روشنی میں رائے عامہ کی حسب ذیل خصوصیات کے بارے میں پتہ چلتا ہے:

(i) رائے عامہ لوگوں کے محض مبہم خیالات کا مجموعہ نہیں ہوتی بلکہ یہ ان کی قطعی اور خوب سوچی سمجھی متعین رائے ہوتی ہے۔

(ii) یہ موثر اکثریت کی رائے ہوتی ہے۔

(iii) یہ محض اندھے عقیدے یا کسی کی بے جا طرف داری یا مخالفت کا نتیجہ نہیں ہوتی۔

(iv) رائے عامہ معقول اور وزنی دلائل پر مبنی ہوتی ہے۔

(v) رائے عامہ کسی مخصوص طبقہ یا گروہ یا محض اکثریت یا اقلیت کی رائے نہیں بلکہ وہ رائے ہوتی ہے جو قومی نقطۂ نظر سے اجتماعی مفاد اور فلاح و

www.downloadclassnotes.com

بہبود کی خاطر قائم کی جاتی ہے۔
غرضیکہ رائے عامہ شہریوں کی موثر اکثریت کی اس واضح اور سوچی سمجھی رائے کا نام ہے جس کا مقصد اجتماعی ترقی اور فلاح و بہبود ہو۔

رائے عامہ کی اہمیت
(Importance of Public Opinion)

آج کا دور جمہوریت کا دور ہے۔ جمہوریت رائے عامہ کے احترام کا دوسرا نام ہے لہٰذا رائے عامہ کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ جمہوری نظام حکومت کی کامیابی موثر رائے عامہ کی موجودگی پر منحصر ہے نیز ایک جمہوری حکومت اپنی پالیسیاں اور فیصلے رائے عامہ کی روشنی میں ہی وضع کرتی اور یوں اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھ سکتی ہے۔ حسب ذیل نکات سے رائے عامہ کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے:

1- جمہوریت کا فروغ (Flourishment of Democracy): رائے عامہ کے بغیر جمہوریت کا فروغ ممکن ہی نہیں کیونکہ جمہوری نظام حکومت رائے عامہ کے مطابق ہی اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھ سکتا ہے۔

2- حکومت پر قدغن (Ban on Government): طاقتور اور موثر رائے عامہ کی موجودگی میں حکومت اپنی من مانی نہیں کر سکتی اور اس طرح عوام حکومت کے ظلم و ستم، جبر اور طاقت کے غلط استعمال سے محفوظ رہتے ہیں۔

3- آزادیٔ فکر (Liberty of Thought): رائے عامہ لوگوں میں وسعت نظر اور آزادیٔ فکر کو فروغ دینے کا باعث بنتی ہے۔ لوگ قومی اور اجتماعی مسائل پر غور و فکر کرنے کی وجہ سے گروہی اور علاقائی مفادات پر مبنی محدود اور متعصب سوچ سے دامن چھڑا لیتے ہیں۔ علاوہ ازیں اپنی سوچ کا برملا اظہار کرنے سے وہ آزادیٔ فکر کو پروان چڑھاتے ہیں۔ آئندہ نسلیں ان کی پیروی کرتی ہیں اور آزادیٔ فکر سے کام لیتی ہیں۔

4- غور و فکر (Consideration): رائے عامہ کی بدولت لوگوں میں اپنے قومی اور اجتماعی مسائل کے بارے میں غور و فکر کی عادت پیدا ہوتی ہے اور لوگوں کی غور و فکر کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ قومی سوچ کا جذبہ بیدار ہوتا ہے اور لوگوں میں سوچ بچار کی عادت سے جذباتی پن میں کمی آتی ہے۔

5- عوامی فلاح و بہبود (Peoples's Welfare): رائے عامہ کی موجودگی میں حکومت عوام کی فلاح و بہبود کو مدنظر رکھتی ہے اور ایسی پالیسیاں اپناتی ہے جنہیں عوام پسند کرتے ہیں۔ اس طرح عوام میں بھی اپنی حکومت کے بارے میں ہمدردانہ خیالات جنم لیتے ہیں۔ لوگ حکومت کے احکامات کی دل و جان سے اطاعت کرتے ہیں اور حکومت کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔

6- مستحکم حکومت (Stable Government): رائے عامہ کی موجودگی اور حکومت کی طرف سے اس کے احترام کی بدولت حکومت کو استحکام حاصل ہوتا ہے۔ لوگ حکومت کی دل سے اطاعت کرتے ہیں اور تحریکوں یا قانون شکن واقعات میں شریک ہونے سے گریز کرتے ہیں۔

7- بین الاقوامی وقار (International Prestige): عالمی برادری ان حکومتوں کو عزت، احترام اور وقار کی نظروں سے رکھتی ہے جو اپنے ملکوں کی رائے عامہ کا احترام کرتی ہیں۔ عوامی فلاح و بہبود کو اولیت دیتی ہیں اور عوام کی جان و مال کا تحفظ کرتی ہیں۔ گویا رائے عامہ کا احترام کرنے والی حکومتوں کو بین الاقوامی طور پر عزت و شہرت نصیب ہوتی ہے۔

سوال: رائے عامہ کی تعریف کیجئے اور اس کی تشکیل و اظہار کے ذرائع بیان کیجئے۔
(لاہور بورڈ 2013ء، 2015ء، 2017ء، فیصل آباد بورڈ 2016ء، گوجرانوالہ بورڈ 2015ء)

جواب:
رائے عامہ کی تعریف
(Definition of Public Opinion)

سوال نمبر 1 میں دی گئی رائے عامہ کی کوئی سی تین تعریفیں لکھنے کے بعد تشکیل و اظہار کے ذرائع کا ذکر کیجئے۔

رائے عامہ کی تشکیل و اظہار کے ذرائع

(Sources to Express and Form the Public Opinion)

رائے عامہ کی تشکیل و اظہار کے اداروں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

(i) اولین ادارے مثلاً گھر، خاندان، مذہبی، تعلیمی اور حکومتی ادارے وغیرہ اور

(ii) ثانوی ادارے مثلاً پریس، ریڈیو، ٹی وی، سینما، سیاسی جماعتیں، مفاداتی گروہ، پروپیگنڈہ وغیرہ۔

ذیل میں ہم رائے عامہ کی تشکیل و اظہار کی ان دونوں قسموں کے اداروں کا تفصیلی ذکر کریں گے:

(i) بنیادی ادارے (Primary Institutions)

1- گھر (Home): گھر یا خاندان کسی فرد کی زندگی میں نمایاں ترین کردار ادا کرنے والا ادارہ ہے۔ خاندان کی چھاپ زندگی بھر انسان کی زندگی پر رہتی ہے۔ ایک بچہ خاندان میں رہ کر جو کچھ سیکھتا ہے، خواہ شعوری طور پر یا غیر شعوری طور پر، اس کے اثرات ساری زندگی باقی رہتے ہیں۔ گھر یا خاندان کسی فرد کو قومی و ملی اور معاشرتی اقدار سے روشناس کراتا ہے۔ فرد کی سوچ اور فکر کی سمت متعین کرتا ہے۔ فرد کو محدود یا غیر محدود، مفاد پرستی یا انسان دوستی کے دائروں سے متعارف کراتا ہے، لہٰذا کوئی فرد گھریلو طرز زندگی کے اثرات کا قومی زندگی میں اظہار کرتا ہے، گھر کے اندر قومی و اجتماعی زندگی کے بارے میں اپنی سوچ کا اظہار کرتا ہے اور گھر سے باہر بھی انہی خیالات کو بیان کر کے رائے عامہ کی تشکیل میں حصہ لیتا ہے۔

2- تعلیمی ادارے (Educational Institutions): تعلیمی ادارے نہ صرف مقررہ نصابات کی تکمیل کراتے ہیں بلکہ اساتذہ کرام اپنے طرز عمل سے بھی طالبان علم کی زندگیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ آج کا طالب علم کل کا ذمہ دار شہری ہے۔ طلبہ سکول، کالج اور یونیورسٹی میں قومی و اجتماعی مسائل کے بارے میں آگاہی حاصل کرتے ہیں اور ان کے بارے میں اپنا نقطہ نظر بیان کر کے رائے عامہ کی تشکیل میں حصہ لیتے ہیں۔

3- مذہبی ادارے (Religious Institutions): مذہبی ادارے بھی رائے عامہ کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مغربی ممالک میں عیسائیت اور چرچ نے لوگوں کی زندگیوں اور ان کے خیالات کو متاثر کیا ہے۔ اسلام نے بھی لوگوں کے طرز زندگی اور افکار و کردار کی تشکیل میں سب سے اہم کردار ادا کیا ہے۔ مغرب ہو یا مشرق، ان علاقوں کے لوگوں کی زندگی میں مذہب اور اس کی تعلیمات سے خاص لگاؤ پایا جاتا ہے۔ لوگ اپنے قومی اور اجتماعی مسائل کے بارے میں سوچتے وقت مذہب اور اس کی تعلیمات کو ہمیشہ مدنظر رکھتے ہیں۔

4- حکومتی ادارے (Governmental Institutions): حکومتی اداروں میں مقننہ اور عدلیہ رائے عامہ کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مقننہ میں قومی اور اجتماعی امور پر بحث و تنقید ہوتی ہے جس سے لوگوں کا سیاسی شعور بلند ہوتا ہے اور وہ بھی ان امور پر سوچ بچار کرنے لگتے ہیں۔ عدلیہ کے فیصلے اور ان کی تشریحات سے بھی لوگوں میں سیاسی و معاشرتی شعور پیدا ہوتا ہے اور لوگ قومی و اجتماعی مسائل کے بارے میں ان سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ غیر حکومتی ادارے مثلاً رفاہی اور اصلاحی انجمنیں وغیرہ بھی رائے عامہ کی تشکیل میں مدد دیتی ہیں اور ان کی رائے بھی حکومت کی رہنمائی کرتی ہے۔

(ii) ثانوی ادارے (Secondary Institutions)

1- پریس (Press): موجودہ دور میں رائے عامہ کی تشکیل میں پریس بہت موثر کردار ادا کرتا ہے۔ پریس سے عام طور پر اخبار مراد لیا جاتا ہے۔ لیکن پریس میں رسائل، جرائد، پمفلٹ، پوسٹر، کتابیں اور اشتہارات بھی شامل ہیں۔ پریس میں ایڈیٹر اور دوسرے لکھنے والے حضرات حالات حاضرہ پر تبصروں اور اداریوں کے ذریعے عوام کو معلومات اور تنقیدی جائزے فراہم کرتے ہیں۔ اخبارات اور دیگر رسائل و کتب سیاسی جماعتوں کے منشور، حکومت کی کارکردگی اور ناکامی کے بارے میں حقائق مہیا کرتے ہیں جس سے عوام میں ایک رائے پیدا ہو جاتی ہے۔

2- سیاسی جماعتیں (Political Parties): سیاسی جماعتیں رائے عامہ کی تشکیل کرنے میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ جماعتیں عام

حالات میں بھی اپنے منشور کو متعارف کرانے کے لیے اور خاص حالت یعنی انتخابات کے موقع پر خصوصی طور پر اخبارات، رسائل اور پبلسٹی کے ذریعے اپنے اپنے منشور کی وضاحت کرتی ہیں۔ ملکی اور غیر ملکی معاملات پر غور و فکر کیا جاتا ہے۔ حالات حاضرہ اور ملکی مسائل پر خوب گفتگو اور بحث کی جاتی ہے۔ اس طرح لوگوں میں سیاسی شعور بیدار ہوتا ہے اور وہ ملکی اور اجتماعی معاملات کے بارے میں ایک سوچ بنا لیتے ہیں اور اپنی رائے قائم کر لیتے ہیں۔

3-سیاسی پلیٹ فارم (Political Plateform): سیاسی پلیٹ فارم سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سیاسی اجتماع ہوں یا لوگوں کے عوامی اجتماعات ہوں اور سیاسی لیڈر اور رائے عامہ کے رہنما وہاں تقریریں کریں۔ ان پلیٹ فارموں پر براہ راست ملکی اور غیر ملکی معلومات سامعین کو فراہم کی جاتی ہیں۔ جن ممالک میں شرح خواندگی کم ہوتی ہے وہاں سیاسی پلیٹ فارم لوگوں کو سیاسی و اجتماعی امور سے آگاہ و متعارف کراتے ہیں اور ان کی سیاسی سوچ میں اضافہ کرتے ہیں۔ لاہور کا موچی دروازہ اور ڈھاکہ کا پلٹن میدان چند مشہور سیاسی پلیٹ فارم ہیں جہاں سے لوگوں کو سیاسی و معاشرتی تعلیم و تربیت دی گئی۔ لوگوں نے براہ راست سیاسی رہنماؤں سے معلومات حاصل کیں اور قومی امور پر اپنی رائے قائم کی۔

4-ریڈیو، ٹیلی ویژن (Radio and Television): ریڈیو اور ٹیلی وژن ابلاغیات عامہ کے الیکٹرانی ذرائع ہیں۔ ان کا دائرہ اثر پریس سے بہت زیادہ وسیع ہے۔ کروڑوں لوگ ریڈیو اور ٹیلی وژن سنتے اور دیکھتے ہیں۔ ان اداروں کے ذریعے زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق مفید معلومات خواہ ان کا تعلق ملک سے ہو یا غیر ممالک سے، عوام تک پہنچائی جاتی ہیں۔ ان معلومات کی روشنی میں لوگوں کے لئے اپنے قومی و اجتماعی مسائل کے بارے میں رائے پیدا ہوتی ہے جس کے مناسب اظہار سے لوگ اپنی بات حکومتی اداروں یا عہدے داروں تک پہنچانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

سوال: رائے عامہ کی تعریف کیجئے اور صحت مند رائے عامہ کی شرائط یا لوازمات تحریر کریں۔ (فیصل آباد بورڈ 2017ء)

جواب:

رائے عامہ کی تعریف
(Definition of Public Opinion)

اس باب کے سوال نمبر 1 میں دی گئی رائے عامہ کی کوئی سی تین تعریفیں لکھ کر اپنے جواب کا آغاز کیجئے۔

صحت مند رائے عامہ کے لوازمات
(Conditions of Healthy Public Opinion)

جمہوری طرز حکومت میں رائے عامہ کی اہمیت اور اس کے موثر کردار کے پیش نظر ضروری ہے کہ ایسے حالات پیدا کئے جائیں جن کے ذریعے صحت مند، باشعور، بامقصد رائے عامہ کی تشکیل ممکن ہو۔ صحیح رائے عامہ کے لئے حسب ذیل شرائط کی موجودگی اشد ضروری خیال کی جاتی ہے:

(i) شہریوں کی مناسب اور معقول تعلیم و تربیت کا موزوں انتظام ہو۔
(ii) ملکی دستور تحریر و تقریر کی آزادی کا حق دیتا ہو اور عدلیہ ان کے تحفظ کی ضمانت دیتی ہو۔
(iii) پریس، ریڈیو اور ٹیلی وژن آزاد اور غیر جانبدار ہوں۔
(iv) ابلاغی ذرائع کو کام کرنے کی مکمل آزادی ہو اور لوگوں کے تمام گروہوں کا نقطہ نظر پیش کیا جاتا ہو۔
(v) شہریوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ کیا جاتا ہو۔
(vi) سیاسی جماعتیں موجود ہوں اور وہ بلا کسی تعصب و مفاد، لوگوں کی سیاسی تربیت کرتی ہوں۔
(vii) ملک کے معاشی حالات مضبوط ہوں۔ لوگوں کا معیار زندگی بلند ہو۔
(viii) لوگ تنقیدی شعور سے مالا مال ہوں اور محاسبہ کرنے کی طاقت رکھتے ہوں۔
(ix) عام انتخابات مقررہ وقفوں میں باقاعدگی سے ہوں جو کہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ ہوں۔
(x) عوام میں نسلی، گروہی، مذہبی اور علاقائی تعصب کم سے کم ہوں۔
(xi) عوام تمدنی اور سیاسی شعور سے مالا مال ہوں۔
(xii) عوام میں رواداری، قومی اتفاق، یک جہتی اور اتحاد کے جذبات موجود ہوں۔

(xiii) بااصول، باعزت اور مخلص قومی قیادت موجود ہو۔

(ب) حق رائے دہی اور رائے دہندگان
(Elections and Electorate)

سوال: حق رائے دہی اور رائے دہندگان سے کیا مراد ہے؟ بالغ حق رائے دہی کے حق اور مخالفت میں دلائل پیش کیجئے۔ (فیصل آباد بورڈ 2014ء)

جواب: حق رائے دہی اور رائے دہندگان
(Elections and Electorate)

تعارف: شہری کے ووٹ دینے کے حق کو "حق رائے دہی" کہا جاتا ہے۔ جن شہریوں کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہوتا ہے ان کو مجموعی طور پر رائے دہندگان کہا جاتا ہے۔

محدود رائے دہی اور بالغ رائے دہی
(Limited and Adult Franchise)

رائے دہی کے متعلق دو نظریات پائے جاتے ہیں:
(الف) محدود رائے دہی (ب) بالغ رائے دہی

(الف) محدود رائے دہی (Limited Franchise): شہریوں کے مخصوص طبقہ کو جائیداد، تعلیم، جنسی امتیازات، زبان، مذہب، رنگ اور نسل کی بنا پر ووٹ دینے کے حق کو محدود رائے دہی کہا جاتا ہے۔

(ب) بالغ رائے دہی (Adult Franchise): اگر ریاست کے تمام بالغ شہریوں کو بلا امتیاز رنگ و نسل، تعلیم، جائیداد، زبان اور مذہب ووٹ دینے کا حق حاصل ہو تو اسے بالغ رائے دہی کہا جاتا ہے۔

بالغ رائے کے حق میں دلائل
(Arguments in Favour of Adult Franchise)

1- جمہوریت کا تقاضا (Demand of Democracy): جمہوری حکومت عوام کی حکومت ہوتی ہے۔ حکومت کے مالک عوام ہیں۔ عوام کو حکومت میں لانے اور لوگوں کو عوامی نمائندے منتخب کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر بالغ مرد، عورت کو ووٹ کا حق دیا جائے۔

2- انصاف کا تقاضا (Demand of Justice): انصاف کا تقاضا ہے کہ ریاست کے ہر بالغ اور عاقل فرد کو ووٹ کا حق دیا جائے کیونکہ اگر ایک فرد ریاست کے باقی تمام معاملات میں حصہ لیتا ہے، مثلاً ٹیکس دیتا ہے، قوانین کی اطاعت کرتا ہے، اپنے دیگر فرائض ادا کرتا ہے تو اسے حقوق بھی ملنے چاہئیں۔

3- سیاسی مساوات (Political Equality): سیاسی مساوات سے مراد یہ ہے کہ کاروبار حکومت میں ہر بالغ فرد کو شامل کیا جائے۔ لیکن ہر فرد ایسا براہ راست نہیں کر سکتا، اس لئے اس کو ووٹ کا حق دیا جائے تاکہ وہ ووٹ کے ذریعے اپنی شرکت یقینی بنائے۔

4- مفادات کا تحفظ (Protection of Interests): ملک کے تمام طبقوں اور لوگوں کو ووٹ کا حق دینا چاہئے۔ اس لئے کہ اگر کسی ایک طبقے کا ووٹ کا حق چھین لیا جائے تو ہو سکتا ہے کہ اس طبقے کے مفادات کا تحفظ نہ ہو سکے۔

5-سیاسی شعور(Political Consciousness): ملک میں بار بار انتخاب سے ملک کے تمام بالغ شہریوں کی سیاسی تربیت ہوتی ہے۔ ووٹ کے استعمال اور ووٹ دینے کے متعلق ضروری نہیں کہ اعلیٰ تعلیمی ڈگری حاصل کی جائے۔

6- قوانین کا احترام(Respect of Laws): اگر ریاست میں ہر بالغ فرد کو ووٹ دینے کا حق دیا جائے تو لوگ اپنے ووٹ سے منتخب حکومت کے بنائے ہوئے قوانین کی اطاعت اور حفاظت کریں گے۔ ان میں اپنے ملک سے لگاؤ اور محبت پیدا ہوگی اور وہ ہنگامی اور جنگ کے حالات میں سرحدوں کی حفاظت اچھے طریقے سے کرسکتے ہیں۔

بالغ رائے دہی کی مخالفت میں دلائل

(Arguments Against Adult Franchise)

1- عورتوں کا نااہل ہونا(Women Are Incapable): عورتوں کو ووٹ کا حق دینے سے بہت سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً گھریلو نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور پھر ان کے مفادات کی ترجمانی مرد حضرات کر دیتے ہیں۔ کیونکہ عورتوں کے مرد بھائی اور بزرگ ہی ان کے مفادات کا تحفظ کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔

2- بنیادی حق(Basic Right): ووٹ بنیادی حق نہیں ہے بلکہ سیاسی رعایت ہے اور یہ رعایت صرف محدود اہل لوگوں کو ملنی چاہئے۔ اگر ہر ایک کو اس کا حق دے دیا جائے تو ووٹ کا غلط استعمال بھی ہوسکتا ہے۔

3- امتیازی حیثیت(Distinctive Status): معاشرہ میں جو لوگ جائیداد کے لحاظ سے امتیازی حیثیت رکھتے ہیں اور حکومت کو ٹیکس ادا کرتے ہیں' ان کے مفادات حکومت کے ساتھ ہوتے ہیں۔ جب کہ غریب فرد کا حکومت کے معاملات میں دلچسپی لینا بہت دور کی بات ہے۔ اس لئے وہ ووٹ کا غلط استعمال کرتا ہے۔

......☆......

انتخاب کے طریقے

(Methods of Election)

سوال : بالواسطہ اور بلاواسطہ انتخاب میں کیا فرق ہے؟ دونوں کی خوبیاں اور خامیاں لکھیں۔ (فیصل آباد بورڈ 2014ء)

جواب: تعارف: ایسا طریقہ جس کے ذریعے شہری نمائندہ چنتے/منتخب کرتے ہیں' انتخاب کہلاتا ہے۔ انتخاب کے بغیر جمہوریت کا تصور نامکمل ہے۔ انتخاب عوام میں سیاسی شعور بیدار کرنے اور اظہار رائے کا آزادانہ موقع دیتے ہیں۔ انتخابات کے ذریعے عوام اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں اور قانون ساز اسمبلی میں بھیجتے ہیں۔ منتخب شدہ نمائندے عوامی خواہشات کے مطابق قانون سازی کرتے ہیں۔

انتخاب کے طریقے

(Methods of Election)

انتخاب کے دو طریقے یا اقسام درج ذیل ہیں:

1- بلاواسطہ انتخاب(Direct Election): اس انتخاب میں ووٹر اپنے ووٹ کے ذریعے براہ راست اپنے سیاسی نمائندے منتخب کرتا ہے۔ پاکستان میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لئے یہی طریقہ رائج ہے۔ اکثر ممالک میں یہی طریقہ انتخاب رائج ہے۔

2- بالواسطہ انتخاب(Indirect Election): اس انتخاب میں ووٹر براہ راست سیاسی نمائندے منتخب نہیں کرتے بلکہ وہ اپنے ووٹ کے ذریعے ایک انتخابی ادارہ منتخب کرتے ہیں اور وہ ادارہ مقننہ کے لئے نمائندے منتخب کرتا ہے۔

بلاواسطہ انتخاب کی خوبیاں اور بالواسطہ انتخاب کی خامیاں

(Merits of Direct Election and Demerits of Indirect Election)

1- سادہ اور آسان(Simple and Easy): کہا جاتا ہے کہ بلاواسطہ انتخاب بہت آسان اور سادہ ہوتا ہے۔اس طریقہ انتخاب کو جاہل اوران پڑھ لوگ بھی جلد ہی جان لیتے ہیں۔

2- بدعنوانیاں(Corruptions): اس طریقہ کار میں امیدوار زیادہ ہوتے ہیں۔اس لئے رشوت' خوف اور سفارش کم ہوتی ہے۔اس لئے کم بدعنوانیاں ہوتی ہیں۔

3- احساس ذمہ داری(Sense of Responsibility): بلاواسطہ انتخاب میں ہر ووٹر ذمہ دار ہوتا ہے کہ اگر اس نے غلط ووٹ دیا تو غلط قیادت اس پر مسلط ہو جائے گی۔اس لئے اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے بہتر فرد کا انتخاب کرتا ہے۔

4- جواب دہی (Accountability): اس طریقہ کار میں ووٹر نمائندے منتخب کرتے ہیں اور انہیں مسترد بھی کر سکتے ہیں۔اس لئے نمائندے جوابدہی کی خاطر عوام کی فلاح و بہبود کے زیادہ سے زیادہ کام کرتے ہیں۔

5- جمہوریت کے مطابق(According to Democracy): جمہوریت کا تقاضا یہ ہے کہ عوام خود کاروبار حکومت میں شامل ہوں۔عوام کی شمولیت بلاواسطہ طریقہ انتخاب سے ہی ہو سکتی ہے۔

6- سیاسی تربیت(Political Training): بلاواسطہ انتخاب میں بہت سی سیاسی پارٹیاں انتخاب میں حصہ لیتی ہیں۔وہ اپنے اپنے منشور پیش کرتی ہیں۔رائے عامہ کو بیدار کرتی ہیں۔حکومت کے حالات سے آگاہ کرتی ہیں۔اس طرح عوام کی سیاسی تربیت ہوتی رہتی ہے۔

بالواسطہ انتخاب کی خوبیاں اور بلاواسطہ انتخاب کی خامیاں

(Merits of Indirect Election and Demerits of Direct Election)

1- عوام کی نااہلی(Incapability of People): عوام کی اکثریت سیاسی شعور سے آگاہ نہیں ہوتی اور نہ ہی انہیں ووٹ کی قدر معلوم ہوتی ہے'اس لئے وہ ووٹ غلط لوگوں کو دے دیتے ہیں۔لہٰذا بالواسطہ طریقہ انتخاب درست ہے۔

2- مفاد پرست لوگ(Success of Opportunist People): سیاسی پیشہ ور لوگ عوام کو جھوٹے وعدوں اور جذباتی نعروں سے ورغلا لیتے ہیں اور برسر اقتدار آکر عوام پر ظلم کرتے ہیں جب کہ بالواسطہ طریقہ میں ایسا نہیں ہوتا۔

3- پارٹی کی خرابیاں(Demerits of Party): بالواسطہ انتخاب میں بہت سی پارٹیاں حصہ لیتی ہیں۔وہ ایک دوسرے کے اوپر غلط الزامات لگاتی ہیں۔عوام میں غلط فہمیاں پیدا کی جاتی ہیں۔لوگوں میں تعصب اور تنگ نظری پیدا کر کے ووٹ حاصل کئے جاتے ہیں جب کہ بالواسطہ طریقہ میں ایسا نہیں ہوتا۔

4- قابل افراد(Able People): بالواسطہ انتخاب میں قابل افراد کو منتخب کیا جاتا ہے۔لیکن بلاواسطہ انتخاب میں بہت سے نااہل روپیہ پیسہ کی کثرت سے جیت جاتے ہیں۔

5- مفید عمل(Useful Process): بالواسطہ انتخاب میں کم از کم دو مرحلے ہوتے ہیں۔ان کے درمیان کافی وقت ہوتا ہے۔اس میں انتخابی ادارے کو سوچنے کا کافی موقع ملتا ہے۔جس سے مفید نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

رائے دہندگان اور براہ راست قانون سازی
(Electorate and Direct Legislation)

سوال: براہ راست قانون سازی کے چند اہم ذرائع پر نوٹ لکھئے۔

جواب: **براہ راست قانون سازی کے اہم طریقے**

(Important Methods of Direct Legislation)

جمہوری نظام کے دو مشہور انداز ہیں: ایک براہ راست جمہوریت اور دوسرا بالواسطہ جمہوریت۔ براہ راست یعنی کسی وسیلے یا واسطے کے بغیر جمہوریت کا نظام قدیم یونان میں مروج تھا جس میں شہری اپنے معاملات کے بارے میں فیصلہ سازی یا پالیسی سازی کے عمل میں براہ راست شرکت کرتے تھے۔ چونکہ یونان میں شہریت کا تصور محدود تھا یعنی آزاد اور صاحب جائیداد افراد کو جنہیں سیاسی امور میں حصہ لینے کا حق دار قرار دیا جاتا تھا' کی تعداد محدود تھی۔ عورتوں' بچوں اور غلاموں کو حق شہریت نہیں دیا جاتا تھا۔ اس لئے یونان میں براہ راست جمہوریت شہریوں کی قلیل تعداد کے باعث کامیاب رہی۔ لیکن بڑی آبادیوں والے ممالک میں یہ انداز کامیابی سے نہیں چل سکتا۔ اس مشکل کا حل یوں نکالا گیا کہ جمہوریت کے دوسرے انداز یعنی بالواسطہ جمہوریت کو متعارف کرایا گیا۔ اس طریقے کے مطابق شہری براہ راست حکومتی و سیاسی امور میں شرکت نہیں کرتے' بلکہ اپنے نمائندوں کے ذریعے ایسا کرتے ہیں۔ جمہوریت کی یہ قسم اس وقت دنیا کے تمام ممالک میں مروج ہے۔ یعنی شہری اپنے ووٹوں سے اپنے نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں اور منتخب نمائندے مجلس قانون ساز کے ارکان یا حکومتی عہدے داروں کی حیثیت سے ملکی امور چلاتے ہیں۔ عام طور پر ان کا کام قانون سازی کرنا ہوتا ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جمہوری ملکوں میں رائے دہندگان حکومت پر موثر انداز میں اثر انداز ہوتے ہیں۔ مجلس قانون ساز کے ارکان عوامی محاسبہ کے خوف سے ان کی خواہشات کا احترام کرتے ہیں۔ ان کے خیالات اور مسائل کو حکومت کے کرتا دھرتا حضرات تک پہنچاتے ہیں۔ ان کی شکایات کا ازالہ کرتے ہیں یا اس سمت میں مختلف اقدامات کرتے ہیں۔ تاہم کچھ ممالک ایسے بھی ہیں جن میں رائے دہندگان کو قانون سازی اور دوسرے ملکی معاملات میں براہ راست عمل دخل حاصل ہوتا ہے۔ اس طریق کو براہ راست یا بلاواسطہ قانون سازی قرار دیا جاتا ہے۔ یعنی رائے دہندگان کسی بھی ذریعے کی حمایت یا امداد کے بغیر قانون سازی میں براہ راست برابر کے شریک ہوتے ہیں اور دیگر ملکی یا قومی مسائل سے متعلق اپنی رائے پیش کرتے ہیں۔

دنیا کے مختلف ممالک میں مروج براہ راست قانون سازی کے حسب ذیل ذرائع ہیں۔ ذیل میں ان ذرائع کے بارے میں مختصراً اظہار خیال کیا جائے گا:

i- حق بدائیت ii- استصواب رائے iii- رائے شماری iv- حق بازطلبی

1- حق بدائیت (Initiative): حق بدائیت کے ذریعے رائے دہندگان کی ایک مقررہ تعداد قانون وضع کرنے کی مجاز ہے یا یہی مقررہ تعداد کسی قانون یا آئین سے متعلق کسی قسم کی ترمیم پیش کرسکتی ہے۔ حق بدائیت کو دو طرح سے یعنی منضبط اور غیر منضبط طریقے سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔
منضبط طریقے کے مطابق رائے دہندگان کی ایک مقررہ تعداد مجلس قانون ساز کو ایک قانونی مسودہ پیش کرتی ہے۔ مجلس قانون ساز اس مسودہ کو وصول کرنے کے بعد اراکین کی منظوری حاصل کرنے کے لئے ان کے سامنے پیش کرتی ہے۔ غیر منضبط طریقے کے مطابق رائے دہندگان کی مقررہ تعداد مجلس قانون ساز کے سامنے اپنی تجویز پیش کرتی ہے۔ تجویز پیش ہونے کے بعد مجلس قانون ساز کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ تجویز کو بل کی صورت دے کر اسے منظوری کے لئے اراکین کے سامنے پیش کرے اور جب یہ اراکین اس بل کی منظوری دے دیں تو بل قانون کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

ii- استصواب رائے (Referendum): ریفرنڈم کا مطلب یہ ہے کہ مجلس قانون ساز کے بنائے ہوئے کسی قانون یا کسی بھی مجوزہ آئینی ترمیم کی رائے دہندگان سے منظوری لی جائے۔ اگر رائے دہندگان کی اکثریت اس کی منظوری دے دے تو وہ قانون کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ منظوری نہ ملنے کی صورت میں اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

استصواب رائے کے حوالے سے سوئٹزرلینڈ بہت مشہور ملک ہے۔ پاکستان کے 1962ء کے دستور میں ریفرنڈم کی شق موجود تھی۔ 1973ء کے دستور میں آٹھویں ترمیم کے ذریعے اس شق کو دوبارہ داخل کیا گیا۔ جنرل ایوب، جنرل ضیاء اور جنرل پرویز مشرف کامیاب ریفرنڈم کروا چکے ہیں۔

iii- رائے شماری (Plebiscite): رائے شماری ریفرنڈم ہی کی ایک مخصوص شکل ہے۔ دونوں میں اصل فرق یہ ہے کہ رائے شماری کا تعلق کسی اہم سیاسی مسئلے سے ہوتا ہے جب کہ ریفرنڈم کا تعلق کسی بھی مجوزہ قانون یا آئینی ترمیم سے ہوتا ہے۔

رائے شماری کے طریقہ کو عموماً اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب کہ کسی اقلیتی گروہ یا قوم کے سیاسی مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے اور اس کی خواہشات معلوم کرنے کے لئے اس کی رائے معلوم کرنا ہو۔ پاکستانی شہری کشمیر کے حوالے سے رائے شماری کے لفظ سے خوب آگاہ ہیں۔ انجمن اقوام متحدہ نے کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کے لئے بھارت سے کہا ہے کہ وہ کشمیر میں رائے شماری کرائے لیکن بھارت ہٹ دھرمی سے کام لیتے ہوئے رائے شماری نہیں کراتا اور یوں کشمیر کا پرامن حل نظروں سے اوجھل ہو کر رہ گیا ہے۔

iv- حق بازطلبی (Recall): حق بازطلبی کے ذریعے رائے دہندگان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے کسی ایک، چند یا تمام نمائندوں کو ان کی معیاد مکمل ہونے سے قبل ہی واپس بلا لیں۔ ان کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک منظور کر کے ان کی نشستوں کو خالی قرار دیں اور باقی ماندہ مدت کے لئے ان کی جگہ نئے نمائندوں کا انتخاب عمل میں لائیں۔ اس کے لئے کل رائے دہندگان کی تعداد کا مخصوص فیصد درکار ہوتا ہے۔ حق بازطلبی کا طریقہ سوئٹزرلینڈ میں استعمال کیا جاتا ہے۔

......☆......

(ج) سیاسی جماعتیں
(Political Parties)

سوال: سیاسی جماعت کی تعریف کریں اور اس کے فرائض قلم بند کیجئے۔

☆ سیاسی جماعتوں کا کردار زیر بحث لائیے۔ (لاہور بورڈ 2014ء)

جواب: تعارف: سیاسی جماعت ہر جمہوری ریاست کا بنیادی جز ہے۔ سیاسی جماعتوں کے بغیر جمہوریت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ حکومتی قیام اور تسلسل کے لیے سیاسی جماعتوں کا وجود ناگزیر ہو گیا ہے۔

سیاسی جماعت کی تعریف
(Definition of Political Parties)

مختلف سیاسی مفکرین نے اپنے اپنے خیال کے مطابق سیاسی جماعت کی مختلف تعریفیں لکھیں ہیں۔ ذیل میں چند ایک اہم اور مقبول تعریفوں کو قلمبند کیا جائے گا:

1- ایڈمنڈ برک (Edmund Burke): ''افراد کا ایسا گروہ جن کے درمیان قومی مفادات کو ترقی دینے یا قومی مفادات کی خدمت کے اصول پر اتفاق رائے پایا جاتا ہو۔''

2- گلکرائسٹ (Gilchrist): ''شہریوں کا ایک منظم گروہ جس کے افراد ایک ہی سیاسی عقیدہ رکھتے ہیں اور سیاسی اتحاد کے ذریعے اقتدار حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔''

3- لارڈ برائس (Lord Bryce): ''ایسی منظم جماعتیں جن کی رکنیت اختیاری یا رضاکارانہ ہوتی ہے اور جو سیاسی اقتدار کے حصول کے لئے پورا زور صرف کرتی ہیں۔''

4-میک آئیور (MacIver): ''ایسی جماعت جو کسی اصول یا پالیسی کی بنیاد پر منظم ہو اور جو دستوری ذرائع سے حکومت سنبھالنے کی کوشش کرے۔''

5-پروفیسر گیٹل (Prof. Gettle): ''یہ شہریوں کا ایک ایسا گروہ ہے جو کم و بیش منظم ہوتا ہے۔ ایک سیاسی اکائی کے طور پر کام کرتا ہے اور ووٹنگ پاور سے کام لے کر حکومت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تاکہ وہ اپنی جنرل پالیسی پر عمل درآمد کرا سکے۔''

6-راجر سلٹاؤ (Roger Soltau): ''سیاسی جماعت سیاسی طور پر متحد شہریوں کا گروہ ہے' جو جمہوری طریقے سے حکومت پر قبضہ کرنے کے لئے سرگرم ہو۔''

7-ڈسرائیلی (Disraeli): ''سیاسی جماعت منظم رائے عامہ کا نام ہے۔''

سیاسی جماعت کی خصوصیات
(Characteristics of Political Parties)

سیاسی جماعت کی مندرجہ بالا تعریفوں کے گہرے مطالعہ کے بعد' ہمیں سیاسی جماعتوں میں حسب ذیل خصوصیات نظر آتی ہیں جو کہ سیاسی جماعتوں کو دوسرے گروہوں اور انجمنوں سے ممتاز کرتی ہیں:

1- سیاسی جماعت ہم خیال لوگوں کا گروہ ہے۔
2- سیاسی جماعتوں کی رکنیت اختیاری یا رضا کارانہ ہے' لازمی نہیں۔
3- سیاسی جماعت لوگوں کا ایک نہایت منظم گروہ ہے۔
4- سیاسی جماعت قومی مقاصد کے حصول کے لئے جدوجہد کرتی ہے۔
5- سیاسی جماعت آئینی اور قانونی ذرائع سے حکومتی اقتدار حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔
6- سیاسی جماعت لوگوں کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔
7- سیاسی جماعت کسی مخصوص سیاسی عقیدہ یا فلسفہ پر کاربند ہوتی ہے۔
8- سیاسی جماعت انتخابات میں کامیابی حاصل کر کے اپنی حکومت کی تشکیل کرتی ہے اور اپنے پروگرام کو عملی جامہ پہناتی ہے۔

سوال: سیاسی جماعتوں کے فرائض تحریر کیجئے۔ (لاہور بورڈ 2016ء' فیصل آباد بورڈ 2015ء' گوجرانوالہ بورڈ 2013ء' 2014ء)

جواب:
سیاسی جماعتوں کے فرائض
(Obligations of Political Parties)

جمہوریت اور جمہوری ملکوں میں سیاسی جماعتوں کے فرائض کچھ اس طرح کے ہوتے ہیں:

1-منشور بنانا (To Make Manifesto): سیاسی جماعت کا اہم پہلا فرض یہ ہے کہ وہ حالات اور ملکی مسائل کے مطابق ایک جامع پالیسی (منشور کی صورت میں) تیار کر کے عوام کے سامنے پیش کرے۔

2-رائے عامہ کی تشکیل کرنا (Formation of Public Opinion): سیاسی پارٹیاں عوام کو ملکی مسائل سے آگاہ کرتیں ہیں۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لئے رائے عامہ کو بیدار کرتیں ہیں اور رائے عامہ کو تشکیل کرنے میں معاون ثابت ہوتیں ہیں۔

3-عوام کی سیاسی تربیت (Political Training of People): سیاسی پارٹیاں عوام کو ووٹ کی قدر' ووٹ کے استعمال اور اپنے نمائندوں کے بارے بتانے اور ان کو جتانے کے لئے ملکی مسائل کے حل کے بارے میں عوام کو آگاہ کرتی ہیں۔ اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ سے اپنے بارے میں معلومات مہیا کرتی ہیں۔

4- ملکی پالیسی کی تشکیل(Formation of National Policy): مختلف پارٹیاں ملکی مسائل کو کم وسائل میں بہتر بنانے کی مختلف پالیسیاں تشکیل دیتی ہیں، جوعوام کی حمایت حاصل کرنے کے بعد ان پر عملدرآمد کرتیں ہیں۔اس طرح اچھی پالیسیاں اوران پر عملدرآمد ہوتا ہے۔

5- عوام کی رہنمائی(Guidance of People): الیکشن میں حصہ لینے والی تمام پارٹیاں مختلف انداز سے الیکشن کے متعلق لوگوں کی راہنمائی کرتی ہیں۔اس سے لوگوں کوانتخابات کے متعلق معلومات حاصل ہوجاتی ہیں۔

6- حکومت کا کاروبار(Government Business): عوامی حمایت حاصل کر کے اور الیکشن جیت کر حکومت کا کاروبار سیاسی پارٹی یا پارٹیاں چلاتی ہیں۔

7- حزب اختلاف(Opposition): جو سیاسی پارٹیاں اکثریت حاصل نہیں کرسکتیں وہ حزب اختلاف کا کردار ادا کرتی ہیں۔وہ برسر اقتدار پارٹی کی غلط پالیسیوں پر تنقید کرتی ہیں اوران کا محاسبہ کرتی ہیں۔

8- اتحادوتعاون(Unity and Cooperation): الیکشن کے بعد مختلف پارٹیاں اتحادوتعاون سے حکومت بھی حاصل کرلیتی ہیں لیکن بعض اوقات پوری حزب اختلاف آپس میں اتحاد اور تعاون کر لیتی ہے، جس سے بہت مثبت نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

......☆......

سوال: سیاسی پارٹیوں کی اہمیت یا فوائد تحریر کریں۔

جواب: **سیاسی پارٹیوں کی اہمیت/فوائد/خوبیاں**

(Important Benefits and Merits of Political Parties)

1- رائے عامہ کی تشکیل(Formation of Public Opinion): پارٹی عوام کو ملکی مسائل و وسائل کے بارے میں آگاہ کرتی ہے اور وہ لوگوں کو بتاتی ہے کہ ان مسائل کا حل اور وسائل کو کس طرح استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔وہ مختلف دلائل سے رائے عامہ کو تشکیل کرتی ہیں۔

2- سیاسی تربیت(Political Training): سیاسی پارٹیاں عوام کو ملکی مسائل سے آگاہ کرتی ہیں اوران کے اصل حقائق سے بھی آگاہ کرتیں ہیں۔وہ لوگوں میں تنقید کا جذبہ پیدا کرتی ہیں۔ان کوان کے عوامی حقوق وفرائض سے آگاہ کرتیں ہیں۔بنیادی حقوق کے حصول کے طریقہ کار سے بھی آگاہ کرتی ہیں۔اس طرح لوگوں کی سیاسی تربیت ہوتی ہے۔

3- عوامی حکومت(People Government): موجودہ دور عوامی دور ہے۔ہر فرد کسی نہ کسی طریق سے حکومت کا بازو ہے۔پارٹیاں عوام کو عوامی حکومت بنانے میں مدد فراہم کرتی ہیں اور لوگ اپنے نمائندے خود منتخب کر کے جمہوری حکومت بنا لیتے ہیں۔

4- حزب اختلاف(Opposition): سیاسی پارٹیوں کی وجہ سے بھی معقول اور مناسب حزب اختلاف پیدا ہوتی ہے جو حزب اقتدار کی پالیسیوں پر تنقید کر کے عوام کے لئے بہتر فلاحی منصوبہ بندی کرنے میں مدد دیتی ہے۔

5- اچھی قیادت(Good Leadership): ہر پارٹی انتخابات میں زیادہ سے زیادہ بہتر فرد کو امیدوار کے طور پر کھڑا کرتی ہے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ ووٹ حاصل کر سکے۔اس طرح اچھے اور اہل لوگ منتخب ہوجاتے ہیں اور بہتر قیادت پیدا ہوتی ہے۔

6- اتحادوتعاون(Unity and Cooperation): سیاسی پارٹیاں اپنے کارکنوں میں اتحاد وتعاون پیدا کرتی ہیں۔بلکہ چند پارٹیاں مل کر اتحاد وتعاون پیدا کر لیتی ہیں۔اس طرح تمام کارکنوں میں نظم وضبط پیدا ہوتا ہے۔

7- ذمہ داری(Responsibility): جب کوئی پارٹی برسراقتدار آتی ہے تو اسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس نے اپنی ذمہ داری کو پورا نہ کیا تو آئندہ الیکشن میں اسے ووٹ حاصل نہیں ہوں گے۔اس لئے اپنے کام کی ذمہ داری کو پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

www.downloadclassnotes.com

8- مضبوط حکومت(Strong Government): برسر اقتدار پارٹی کو ہمیشہ عوام کی حمایت حاصل ہوتی ہے' کیونکہ وہ عوام کی طاقت سے برسر اقتدار آئی ہوتی ہے۔اس لئے اسے کسی انقلاب کا خطرہ نہیں ہوتا' جس کی وجہ سے حکومت مضبوط ہو جاتی ہے۔

9- انسانی تقاضا(Human Demand): اختلاف رائے انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔سیاسی پارٹی یا پارٹیاں اس فطری تقاضے کو پورا کرتی ہیں۔

سوال: سیاسی جماعتوں کے نقصانات یا خامیاں تحریر کیجئے۔

جواب:

سیاسی پارٹیوں کے نقصانات/ خامیاں
(Disadvantages/Demerits of Political Parties)

1- غلط وفاداری(Unfaithfulness): ہر پارٹی کا رکن اپنی پارٹی کی غلط یا درست بات کا دفاع کرتا ہے اور دوسری پارٹی کے کاموں کو غلط قرار دیتا ہے۔اس اندازِ فکر کی وجہ سے بعض اوقات بہت سے قومی مفادات' ذاتی مفادات پر قربان ہو جاتے ہیں۔

2- قومی اتحاد(National Unity): عوام کے درمیان مختلف مخالف سیاسی جماعتیں بن جاتی ہیں جو ایک دوسرے کو شکست دینے کے لئے ہمیشہ تیار رہتی ہیں۔اس سے ملک میں افراتفری اور انتشار پیدا ہوتا ہے جو کہ خانہ جنگی تک بھی پہنچ جاتا ہے۔

3- آزادیٔ اظہار رائے کے خلاف(Against the Liberty of Expression): ہر پارٹی ممبر اپنی پارٹی کا ہر بات پر دفاع کرتا ہے۔یہ اس کی مجبوری ہوتی ہے۔چاہے وہ بات اس کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔اس طرح اس کی آزادی ختم ہو جاتی ہے۔

4- اخلاقی گراوٹ(Moral Deterioration): ہر پارٹی دوسری پارٹی کو شکست دینے کے لئے مختلف طریقے استعمال کرتی ہے۔ان میں رشوت' لالچ' دھونس' دھاندلی اور بے ایمانی وغیرہ شامل ہوتی ہے۔اس طرح سیاسی جماعتیں اخلاقی گراوٹ کا باعث ثابت ہوتی ہیں۔

5- عہدہ داری(Membership): سیاسی پارٹیوں کے نظام میں ہر اس ممبر کو اہمیت دی جاتی ہے جو اپنے ساتھ چند ایک گروہ رکھتا ہوتا ہے اور ہر پارٹی یہ چاہتی ہے کہ وہ اس ممبر کو وزارت دے جو اپنے ساتھ گروہ رکھتا ہو۔چاہے وہ اہل ہو یا نہ ہو۔

6- ناجائز مداخلت(Unfair Intervention): ہر برسر اقتدار پارٹی ناجائز طور پر اپنے کارکنوں کو مفادات دیتی ہے اور انتظامیہ میں بے جا مداخلت کر کے اپنے کارکنوں کے مطالبات کو پورا کرتی ہے۔

7- مفادات(Interests): سیاسی پارٹیاں برسر اقتدار آ کر ان لوگوں کے مفادات کو پورا کرتی ہیں جو انتخابات کے دوران ان کی مدد کرتے ہیں۔

8- کثیر اخراجات(Much Expenditure): سیاسی جماعتیں اور حکومت انتخابات کے موقع پر کثیر اخراجات کرتی ہیں تاکہ آئندہ حکومت بنائی جا سکے۔

9- گمراہی(Disinformation): بعض اوقات سیاسی جماعتیں لوگوں کو غلط معلومات دے کر گمراہ کرتی ہیں اور اپنے ذاتی مفادات کے لئے ان کو استعمال کرتی ہیں۔مثلاً 1970ء کے الیکشن میں مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ نے لوگوں کو غلط معلومات دے کر گمراہ کر دیا تھا۔

سوال: مندرجہ ذیل پر مختصر نوٹ لکھئے:

(i) جداگانہ انتخاب (ii) مخلوط انتخاب

جواب:

(i) جداگانہ انتخاب(Separate Electorate)

جداگانہ انتخاب سے مراد یہ ہے کہ ہر مذہبی اکثریت اور اقلیت کے لئے الگ الگ حلقۂ انتخاب مقرر کر دیئے جائیں جن میں اسی فرقے کے ووٹر اپنے ہی فرقے کے امیدواروں کو منتخب کریں۔مثال کے طور پر عیسائی ووٹر عیسائی حلقوں میں عیسائی امیدواروں کو ووٹ ڈالیں اور مسلم ووٹر مسلم

حلقوں میں مسلم امیدواروں کو۔ ہر فرقے کے حلقوں کی تعداد اسی تناسب سے ہوگی جتنی اس فرقے کی مقننہ میں سیٹیں ہیں۔ اس طرح سے اقلیتوں کو اکثریت کے غلبے کا اندیشہ نہیں رہتا۔ پاکستان کا قیام جداگانہ طرز انتخاب کا مرہون منت ہے۔ مسلمانان ہند کے اس مطالبے کو انگریز وائسرائے لارڈ منٹو نے 1906ء میں شملہ کے مقام پر منظور کیا تھا۔

(ii) مخلوط طرز انتخاب (Mixed Election System): جداگانہ انتخاب کے برعکس مخلوط طرز انتخاب میں تمام فرقے مشترکہ طور پر کسی مذہبی، ثقافتی یا لسانی امتیاز کے بغیر اکٹھے ہو کر کسی بھی فرقے کے امیدواروں کے لئے ووٹ ڈالتے ہیں۔

ٹیکسٹ بک کی مکمل حل شدہ آزمائشی مشق

انشائی ...... حصہ دوم

مختصر سوالات و جوابات

سوال(i): حق ہدایت سے کیا مراد ہے؟

جواب: حق ہدایت سے مراد یہ ہے کہ عوام بذات خود کسی قانون کے بنائے جانے کی تجویز پیش کریں۔ اس حق کے ذریعے عوام ایک عام قانون کے علاوہ آئین میں ترمیم کی تجویز بھی پیش کر سکتے ہیں۔ ایسی تجویز پیش کرنے کے لیے ایک مقررہ تعداد کا تعین آئین میں کر دیا جاتا ہے۔ عوام کے دستخطوں پر مشتمل دستاویز تیار کر کے مقننہ میں بھجوائی جاتی ہے۔

سوال(ii): رائے عامہ کی اہمیت صرف پانچ نکات کے ذریعے واضح کریں۔

جواب:(1) جمہوریت کے فروغ کے لئے رائے عامہ بہت اہم ہے۔
(2) رائے عامہ حکومت کو من مانی سے روکتی ہے۔ (3) رائے عامہ کی حکمرانی مضبوط اور مستحکم حکومت کی ضمانت ہے۔
(4) رائے عامہ کی بدولت قومی مفادات کی حفاظت کی جا سکتی ہے۔ (5) رائے عامہ بنیادی انسانی حقوق کے تحفظ کی ضامن ہے۔

سوال(iii): انتخاب کی تعریف کریں۔

جواب: انتخاب سے مراد وہ طریقہ کار ہے جس میں شہری اپنے نمائندے منتخب کرتے ہیں۔ انتخاب دو طرح کے ہوتے ہیں: ایک بلا واسطہ طریقہ انتخاب اور دوسرا بالواسطہ طریقہ انتخاب۔

سوال(iv): بالواسطہ انتخاب کا طریقہ کیسے پیچیدہ اور مشکل ہے؟

جواب: بالواسطہ انتخاب کا طریقہ پیچیدہ اور مشکل ہے۔ یہ ایک قسم کا دوہرا اور فنی طریقہ انتخاب ہے۔ بالواسطہ انتخاب کے پہلے مرحلے میں ووٹرز انتخابی ادارے کو منتخب کرتے ہیں۔ اس کے بعد دوسرے مرحلے میں انتخابی ادارہ مقننہ کے اراکین کا انتخاب کرتے ہیں۔ کم پڑھے لوگ اس نظام کو آسانی سے نہیں سمجھ سکتے۔ مزید برآں اس میں قوم کا دگنا وقت اور سرمایہ خرچ ہوتا ہے۔

سوال(v): گیٹل نے سیاسی جماعت کی کیا تعریف کی ہے؟

جواب: گیٹل کے مطابق ''سیاسی جماعت شہریوں کے ایک گروہ کا نام ہے جو کم و بیش منظم ہوتے ہیں، جو اپنی رائے دہندگی کی قوت سے حکومت پر اختیار حاصل کرنا اور اپنے اصولوں کو رائج کرنا چاہتے ہیں۔''

سوال(vi): حزب اختلاف کا کیا کردار ہوتا ہے؟

جواب: جو سیاسی جماعتیں اکثریت حاصل کرنے میں ناکام رہتی ہیں وہ مقننہ میں حزب اختلاف کا کردار ادا کرتی ہیں۔ ایک تو وہ متبادل حکومت کے طور پر کام کرتی ہیں اور دوسرا وہ حکومتی پالیسیوں پر صحت مند تنقید کر کے حکومتی کارکردگی کی اصلاح کرتی ہیں۔

سوال(vii): سیاسی جماعتوں کی اہمیت کے حوالے سے لاول کیا کہتا ہے؟

جواب: سیاسی جماعتوں کی اہمیت کے حوالے سے لاول (Lowell) کہتا ہے کہ سیاسی جماعتوں کے بغیر عوام کی حکومت کا تصور محض وہم و خیال ہے۔ جہاں حق رائے دہی وسیع ہوگا وہاں سیاسی جماعتیں یقیناً وجود میں آئیں گی اور عنان حکومت لازماً ایسی جماعت یا جماعتوں کے

ہاتھ میں ہوگی جس کو عوام کی اکثریت حاصل ہوگی۔ سیاسی جماعتیں رائے عامہ ہموار کرتی ہیں۔

سوال(viii): پاکستان کے آئین میں ریفرنڈم کی گنجائش کیسے پیدا کی گئی؟

جواب: جنرل ضیاء الحق نے 1985ء میں آٹھویں ترمیم کرکے پاکستان کے آئین میں ریفرنڈم کی گنجائش پیدا کی تھی۔

سوال(ix): بالغ رائے دہی سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایک مخصوص عمر کی حد کو پہنچنے پر کسی امتیاز کے بغیر ہر عاقل اور بالغ کو خواہ مرد ہو یا عورت' رائے دہی کا حق دینا بالغ رائے دہی کہلاتا ہے۔ مخصوص عمر کا تعین ہر ملک میں مختلف ہے۔ پاکستان میں 18 سال جبکہ ناروے میں 23 سال اور جرمنی میں 20 سال کی عمر پر پہنچنے والوں کو ووٹ کا حق دیا جاتا ہے۔

سوال(x): رائے عامہ کی تشکیل میں پریس کا کیا کردار ہے؟

جواب: موجودہ جمہوری دور میں رائے عامہ کی تشکیل میں پریس کا کردار بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ پریس خبروں کے علاوہ سیاستدانوں کے بیانات' ماہرین کے بے لاگ تبصرے اور بیرونی دنیا کے حالات و واقعات اور نتائج کے ذریعے رائے عامہ ہموار ہوتی ہے۔ کوئی بھی ملک پریس کے کردار کے بغیر اپنے ملک میں صحت مند رائے عامہ تشکیل نہیں دے سکتا۔

﴿حصہ معروضی﴾

❑ **ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔**

-1 پاکستان میں ووٹر کی عمر کتنے سال مقرر کی گئی ہے؟
(الف) پندرہ (ب) سولہ (ج) سترہ (د) **اٹھارہ ✓**

-2 انتخابات کے کتنے طریقے ہیں؟
(الف) دو ✓ (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

-3 بالواسطہ انتخابات میں پہلے مرحلے میں کس کی تشکیل کی جاتی ہے؟
(الف) سیاسی جماعت (ب) لیڈروں (ج) امیدواروں (د) **انتخابی ادارے ✓**

-4 بالواسطہ طریق انتخاب کن ممالک کے لئے موزوں سمجھا جاتا ہے؟
(الف) جمہوری (ب) وسیع وعریض (ج) **ترقی پذیر ✓** (د) امیر ترین

-5 کس ملک میں استصواب رائے کرانے کا طریقہ رائج ہے؟
(الف) امریکہ (ب) **سوئٹزر لینڈ ✓** (ج) بھارت (د) برطانیہ

-6 اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیر کے تنازعہ کا حل کس کے ذریعے ہونا چاہیے؟
(الف) استصواب رائے ✓ (ب) براہ راست انتخاب (ج) رائے شماری (د) مذاکرات

-7 کس مفکر نے سیاسی جماعت کی یہ تعریف کی ہے: ''سیاسی جماعت افراد کا ایسا منظم اجتماع ہے جو رضا کارانہ طور پر متحد ہوں اور سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے سرگرم ہوں۔''
(الف) گیٹل (ب) **لارڈ برائس ✓** (ج) میک آئیور (د) ڈسرائیلی

-8 کس کا یہ کہنا ہے کہ سیاسی جماعتوں کا لازمی فرض یہی ہے کہ وہ رائے عامہ کو منظم کریں؟
(الف) لاول ✓ (ب) لاسکی (ج) ہالینڈ (د) گیٹل

-9 ایران میں اسلامی انقلاب کب آیا؟
(الف) 1975ء (ب) **1979ء ✓** (ج) 1983ء (د) 1987ء

-10 کس کے نزدیک ووٹر کے لئے تعلیم یافتہ ہونا ضروری ہے؟
(الف) راجرز (ب) روسو (ج) **جے سٹورٹ مل ✓** (د) فارابی

......☆......

www.downloadclassnotes.com